OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

کشمیر میں اسلام کی اشاعت میں نامور صوفی "حضرت شیخ حمزہ مخدوم (رحمتہ اللہ علیہ)" کی خدمات کا جائزہ

An overview of the services of the eminent Sufi "Hazrat Sheikh Hamza Makhdoom (may Allah have mercy on him)" in spreading Islam in Kashmir

Dr. Shabnum Gull
Research Associate, Institute of Kashmir Studies, UAJ&K, Challah Campus Muzaffarabad.

Dr. Anbreen Khawaja
Assistant Professor, Institute of Kashmir Studies, UAJ&K, Challah Campus Muzaffarabad.

Jamila Maroof
Research Scholar, Institute of Kashmir Studies, UAJ&K, Challah Campus Muzaffarabad.

Received on: 10-01-2024 Accepted on: 16-02-2024

Abstract

Kashmir is the land of Sufi Saints. The Sufi saints change the society and culture of Kashmir through their teachings and preaching of Islam. So the famous Sufi saint Hazrat Sheikh Hamza Mekhdoom also play a vital role to change the society. This paper is regarding to the Sufi saint Hamza Makhdoom's life history and their status as religious person, Sufi mystic, scholar and spiritual teacher of the Kashmir. Hamza Makhdoom left luxurious life for Islam and Almighty Allah, because he knows the Allah Almighty says in the Quran, "I did not create jinn and mankind except to worship me" he also aware that without Deen-e-Islam there is no life. So he devoted his life for preaching of Islam. He did not followed Islam himself only but also taught that the people of Kashmir about Islam, that's why thousands of followers of Hamza Makhdoom found in Kashmir. Secondary data is used in this paper

Keywords: Sheikh Hamza, Islam, Saint, Kashmir and Society.

محبوب العالم حضرت شیخ حمزہ مخدوم کشمیر کے مسلمانوں میں بہت بلند مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ کشمیر میں شیخ نورالدین ولی سے لوگوں کو جس طرح عقیدت ہے اسی طرح حمزہ مخدوم رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ہے۔ شیخ حمزہ مخدوم کے آباواجداد کا تعلق چندر بنسی خاندان سے تھا۔ چندر بنسی خاندان کے راجاؤں میں سے ایک راجہ مل چندر نام والا ۶۲۵ھ میں نگر کوٹ کانگڑہ کا حاکم تھا، اُس کے مرنے کے بعد اُس کا بیٹا سوسرن چندر گدی پر بیٹھا، تخت نشینی کے تھوڑے عرصہ کے بعد چچیرے بھائیوں کے ہاتھوں شکست اُٹھانا پڑی اور بھاگ کر کشمیر آگیا۔[1]

جب راجہ مل نے وہاں سے شکست کھا کر بھاگ کر کشمیر میں پناہ لی تو اُس وقت یہاں پر راجہ جے سنگھ کی حکومت تھی۔ اُس نے راجہ مل کو عزت واحترام سے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا۔ کشمیر کے راجہ جے سنگھ نے اُس کی عزت کی اور فوج کا سربراہ بنادیا۔ اِن دنوں فوج کے سربراہ کو رینہ کہا جاتا تھا، مل چندر کے بعد اس خاندان کے افراد لکہ چندر، بلاد چندر فوج کے سربراہ مقرر ہوئے۔ بلاد چندر کے بیٹے سنگرام چندر کو راجہ سنگرام دیو نے اپنا وزیر مقرر کیا۔ لیکن باغی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا مگر اُس کے بیٹے رام چندر نے بادشاہ کے لئے وفاداری جتلا کر وہی مرتبہ حاصل کیا جو اُس کے باپ کو حاصل تھا۔[2]

رام چندر کو ذولچو کے حملے کے بعد ریچن شاہ نے اندرکوٹ کے قلعہ میں قتل کر دیا، اُس کے بیٹے راون چندر کو رینہ بنا پر لار کی جاگیر عطا کی۔ راون چندر نے اسلام قبول کیا اور شاہ میری دور حکومت میں اِس خاندان کے افراد یکے بعد دیگرے سپہ سالار اور حکومت کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔ راون چندر کے مشرف بااسلام ہونے کے بعد سے شاہ میری دور حکومت میں اِس خاندان کے افراد یکے بعد دیگرے سپہ سالار اور حکومت کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔ چنانچہ احمد رینہ، دولت رینہ، ابدال رینہ، ہلمت رینہ اور جہانگیر رینہ مختلف بادشاہوں کے ادوار حکومت میں انتہائی اہم عہدوں پر کام کرتے رہے[3]

راون چندر کے مسلمان ہونے کے حوالے سے ڈاکٹر سید یوسف بخاری لکھتے ہیں۔

"رام چندر جو مل چندر کے پوتوں میں سے تھا۔ گنگا کے قلعہ میں محصور رہا تر کی فوج کے تباہ و برباد ہونے پر رام چندر نے گدی پر بیٹھ کر کشمیر کی حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی۔ کچھ مہینے نہ گزر پائے تھے کہ رینچن شاہ نے حملہ کیا اور رام چندر اپنے قلعہ میں ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ رینچن شاہ نے رام چندر کی بیٹی کوٹارانی سے شادی کی اور اُس کے بیٹے راون چندر کو مسلمان کر کے رینہ کا خطاب دیا اور راون چندر کا نام راون رینہ مشہور ہو گیا۔ راون رینہ کی اولاد پشت در پشت مدار المہامی اور وزارت سے فیض یاب ہوتے رہے"۔[4]

راون کے بعد ہلمت رینہ بڈشاہ کے دور میں سپہ سالار تھا پھر اُس کا بھائی احمد رینہ مدار المہام۔ اِس کا بیٹا جہانگیر رینہ حسن شاہ کے دور میں رہا۔ اُس کا بیٹا ریتی رینہ اور اُس کا بیٹا عثمان رینہ ہوا جو بابا اسماعیل کے دوستوں میں سے تھے عثمان رینہ حضرت محبوب العالم شیخ حمزہ مخدوم کے والد تھے۔ حضرت شیخ العالم سلطان العارفین تجر کے علاقے زینہ گیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سن ولادت 090ھ ہے۔ آپ کے والد کا نام بابا عثمان رینہ تھا اور والدہ کا نام بی بی مریم تھا۔ آپ کے والدین پارسا اور دیندار تھے۔

"Shaikh Hamza Makhdoon was a son of Baba Usman and was born in 900 AH. [1394 AC]. The family was originally Chandra Vanci Rajpoot then name of Shaik Hamza,s Kalifa is Baba Ali Rena".[5]

آپ سلطان محمد شاہ کے زمانے میں ۹۰۰ھ میں پیدا ہوئے، باپ نے غیبی اشارہ پا کر حمزہ نام رکھا جو حضرت سید الشہداامیر حمزہ کے ساتھ منسوب ہے، جو عم رسول ﷺ تھے۔ آپ مادرزاد ولی تھے[6]۔

آپ پیدائشی ولی تھے کیونکہ جب آپ کو ایک دایہ نے دو ہفتہ تک دودھ پلانے کی کوشش کی لیکن آپ نے نہ پیا کیونکہ اُس نے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنی چار ماہ کی بیٹی کا حق اُن کو دینے کی کوشش کی تھی، آپ نے حرام و مشتبہہ غذا نہیں کھائی۔ آپ چار سال کے تھے جب چوپان نے آپ کے گھر والوں کو مردار بھیڑ کا سر کھلانے کی کوشش کی تو آپ نے علم دانی سے جان لیا کہ بھیڑ کا سر حرام ہے تو آپ نے گوبر ڈال کر دیگ کو ضائع کر دیا۔ اِس طرح آپ نے مردار کھانے سے گھر والوں کو بچالیا۔ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لوگ بچپن سے ہی نیک لوگوں اور فقیروں کے ساتھ رہے۔ گھڑ سواری میں مہارت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ گلی ڈنڈا کھیلنے لگے تو آپ کے والد نے آپ کو بہت مارا۔ بیمار پڑ گئے جب تندرست ہوئے تو حصول علم کے لئے شہر چلے گئے۔

بابا عثمان رینہ نے اپنے اِس ہونہار اور روشن دل فرزند کو قرآن و ناظرہ پڑھانے کے بعد دینی علوم سیکھنے کے لئے سرینگر لایا، یہاں ایک بڑا مدرسہ دار الشفاء نام کا کوہ ماران کے شمال مشرق میں چل رہا تھا۔ جہاں اسلامی ممالک سے طلباء تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ حضرت شیخ حمزہ مخدوم کو اس مدرسے میں داخل کیا گیا، علم حدیث، فقہ علم فلسفہ، علم تفسیر پڑھنے میں مشغول ہوئے، آپ نے قلیل عرصے میں اتنا کمال حاصل کیا کہ صحاح ستہ کے مستند احادیث اور فقہ اکبر کو زبانی یاد کیا جبکہ قرآن مجید کو اُس سے قبل ہی حفظ کیا تھا'[7]

الغرض دینی علوم کے ساتھ علوم متداولہ میں بھی آپ نے کامل دسترس حاصل کی اور اسرار معرفت و علم حقیقت کے لئے آپ کے قلب و سینہ کو باطنی طور پر کھول دیا۔ آدھی رات کو بیداری کی عادت انہیں خانقاہ میں پڑی، جب کم عمر ہونے کی وجہ سے اُنہیں الگ کمرہ نہ ملا اور ایک بزرگ اُن کے ساتھ تھے۔ وہ آدھی رات کو اُٹھ کر تہجد ادا کرتے اور سورۃ کہف اُونچی آواز میں پڑھتے تھے تو اُن سے تلاوت سن سن کر آپ کو سورۃ کہف زبانی یاد ہو گئی۔

حضرت حمزہ مخدوم کا شمار کشمیر کے بہت بڑے بزرگان دین میں ہوتا ہے، آپ موضع تجر میں پیدا ہوئے سلوک و طریقت کی منزل سرینگر کی مسجد محلہ مخدوم منڈو میں طے کیں۔ حضرت بابا داؤد خاکی آپ کے خاص ارادت مندوں میں تھے۔ کہتے ہیں کہ جب بابا داؤد خاکی کی پہلی مرتبہ حضرت حمزہ مخدوم کے پاس حاضر ہوئے، کشمیر کے قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پر فائز تھے۔ مگر اِس درویش خدا مست کی نگاہ اُن پر ایسی پڑی کہ سب کچھ ترک کر کے اُن کے خدمت گزاروں میں ہو گئے۔[8]

شیخ حمزہ مخدوم نے قرآن مجید کی تلاوت میں کبھی ناغہ نہ کیا۔ اور اپنے مرشد کی خواہش دل میں تھی درودوں، وظیفوں اور خدا کے ذکر کی تعلیم اور تلقین آپ نے عالم غائب اور انبیاء اور اولیاء کی روحوں سے حاصل کی اس کے علاوہ غیبی الہامات سے بھی حاصل کی۔ شیخ حمزہ کو شروع سے ہی خدا پرستی کا شوق تھا۔ اِسی وجہ سے راہ سلوک میں رغبت دکھائی۔

آپ شب و روز انواع عبادات اور اقسام ریاضیات میں گزارتے تھے اور درود و وظائف میں سرگرم ہوا کرتے تھے۔ آپ نے جو علماء وقت اور بزرگان روزگار سے استماع کیا تھا وہ سب عمل میں لایا۔ آنجناب اقدس سرہ کو اکثر و بیشتر خواب میں واقعہ یا معاملہ کی طرف ہدایت ملتی اور الہام سے راہِ راست کی طرف موڑ دیئے جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ آنجناب اویسی تھے جب حضرت جمال الدین بخاری اُوچ سے اُٹھ کر شہر میں

آئے تھے تو غیبی اشارہ پاکر خود اُن کی خدمت میں جا پہنچے، حضرت نے بھی کمال توجہ سے آپ کی تربیت فرمائی، سید نے اپنی عنایات، الطاف و اکرام اور شفقت کو جناب کی طرف مبذول فرمایا اور جناب کو خاص الخاص بنایا۔ چھ ماہ تک آداب سلوک اور روحانیت کے مدارج کماحقہ تقدیم تک پہنچائے[9]۔

"ایک دفعہ لطف اللہ کے پاس جو دارالشفا خانقاہ کے مدرس تھے فقہ شیخ شریف کو پڑھنا شروع کیا رات کو میں سبق بھول گیا اور روتا رہا۔ صبح کو مجھے غیبی سکھایا گیا کہ آپ اِس سبق کو اس طرح پڑھیں، میری دانش اِس قدر بڑھ گئی کہ میرا اُستاد سمجھنے لگا کہ میں کسی اور کے پاس سے پڑھ کر اُن کے پاس آتا ہوں، کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ صحابہ سمیت خواب میں آجاتے اور میری اصلاح فرماتے۔ مجھے باریک رموز سے آشنا کرواتے۔[10] غیب سے شیخ حمزہ مخدوم کو حرز یمانی کا ورد کرنے کی ترغیب دی گئی تو اُنہوں نے ایک دفعہ مشائخ کے ساتھ حرز یمانی پڑھی تو دوسری مرتبہ زبانی یاد ہو گئی۔ شیخ کی اجازت سے ہمیشہ اِس کا ورد جاری رکھتے، کبھی سلوک کے معاملے میں غفلت نہ برتتے تھے۔ آپ کی تربیت اس طرح ہوئی تھی کہ ایک دفعہ آپ کے دوست نے آپ کو چند پیسے دیئے تو آپ نے سوچا کہ کاغذ اور روشنائی لوں گا لیکن راستے میں ایک خندق میں گر گئے تو کیچڑ سے بھر گئے اور پیسے گم ہو گے، رات کو خاموشی سے بیٹھے تھے کہ ایک آدمی کو پاس دیکھا جو نصیحت کرنے لگا "خبردار آئندہ کسی سے پیسے نہ لینا۔ خندق میں بے ادبی کی وجہ سے گرے ہو دنیاوی مال و متاع سلوک کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

سلسلہ سہروردیہ کے ایک معروف ولی کامل سید جلال الدین بخاری گزرے ہیں جو کشمیر میں بھی بغرض سیاحت آئے تھے، اُنہوں نے کوہ ماران کے جنوب میں کچھ وقت ایک چھوٹی سی مسجد میں گزار کر اللہ اللہ کیا۔ جس کو ذاکر مسجد کہتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین اپنے مرشد کے حکم سے اسی مسجد میں معتکف ہو کر تنہائی میں ذکر و فکر کرتے تھے۔ چھ ماہ تک تصوف کے رازوں اور طریقت کی باریکیوں سے آشنا کر کے واپسی کے لئے رختِ سفر باندھا تو آپ نے ساتھ جانے کا ارادہ کیا، آپ کے مرشد نے اجازت نہیں دی اور کہا کہ اِسی ملک میں بیٹھ کر عالم ملکوت اور عالم لاہوت کی سیر کرتے رہو، پھر یہاں کے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کی ہر ممکن کوشش کرو، یقین رکھو میں ہر واقعہ میں تمہارے پاس حاضر رہوں گا۔[11]

حمزہ مخدوم نے اپنے مرشد کے حکم پر کشمیر کی سیاحت کی اور لوگوں کی روحانی تربیت کے مختلف مراکز قائم کئے۔ جن میں بیج بہاڑہ، بولٹو، کھویہامہ، کریزی، شنگہ پال، منہ گاچ شاہ آباد، بارہ مولہ، آہام اور نادی بل شامل ہیں۔ سب سے اہم اور بڑا مرکز مخدوم منڈھو ہوئے۔ یہاں پر تصوف کا درس دیتے تھے اور ذکر واذکار کی محافل بھی سجتی تھیں۔

حضرت شیخ کھویہامہ کے علاقے میں پہنچے اور یہ علاقہ ان کو پسند آیا اور بہت سی مسجدیں بنوائیں۔ نادی ہل میں ایک بید کا درخت تھا جہاں بھوتوں کا بسیرا تھا آپ نے بھوتوں کا تصرف دور کر کے ایک مسجد آباد کی۔ اسی طرح کرورہ میں چشمہ بچھ ناگ ہندووں کا متبرک مقام تھا۔ حضرت شیخ نے وہاں بھی ایک مسجد بنائی اور بھوتوں کا تصرف دور کیا۔ ونہ گام میں بھی ایک عجیب چشمہ تھا ہندو اس کو بھی متبرک مانتے

تھے۔جناب وہاں بھی تھوڑی مدت کے لئے قیام پزیر ہوئے۔اور ایک اور مسجد تعمیر کرائی۔موضع برار میں ایک چشمہ تھا جو جنوں اور بھوتوں کی رہائش گاہ تھی۔اور بیدیں لوگوں کا متبرک مقام اور پوجا کی جگہ تھا شیخ وہاں بھی کچھ دیر ٹھہرے اور عبدالرشید کے زیر اہتمام مسجد کی بنیاد ڈالی۔موضع آنام میں کچھ دن قیام کیا شیخ نے یہاں اپنے ہاتھوں سے مسجد تعمیر کی ہے۔[12]

آپ ذکر پاس انفاس اور ذکر چار ضرب میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔اِس قسم کے ذکر سے آپ اکثر سر درد میں مبتلا رہتے تھے اور سینہ مبارک میں سوزش ہوتی تھی۔[13]

آپ نے اپنے نفس کو پاک کرنے کے لیے اپنے آپ کو ھر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رکھا۔آپ نے جو تحصیل علم کیا اس کو عملی زندگی میں لایا۔

آنجناب نے چھوٹی عمر میں ہی سلوک کی منازل طے کرلی تھیں اس لیے شب و روز انواع عبادات اور اقسام ریاضات میں گزارتے تھے۔اوراد اور وظائف میں سر گرم ہوا کرتے تھے آپ نے جو علماء وقت اور بزرگان روزگار سے استماع کیا تھا۔وہ سب عمل میں لایا۔اور اس پر شب و روز خلوت کئے تھے۔آنجناب اکثر غائب سے ہی تربیت پاتے تھے۔[14]

شیخ صاحب کو حضرت خضرؑ سے کچھ و وظائف اور ذکر خدا کے کلمات و دیعت ہوئے،جن پر اُنہوں نے ڈٹ کر عمل کیا۔حضرت خضرؑ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔آپ کو کلو یہامہ کا علاقہ بہت پسند آیا،جہاں آپ نے مسجد بنوائی۔اِس کے علاوہ آپ نے ونہ گام،نادی بل،موضع برار اور آہام میں مساجد تعمیر کروائیں۔

آپ اہل سنت والجماعت کے مسلک کی بنیاد صرف اور صرف قرآن و سنت کو مانتے تھے۔آپ تصوف اور سلوک کی باتوں پر جب ہی عمل کرتے تھے جب وہ سنتِ رسول ﷺ سے مطابقت رکھتی ہوں۔ایک دن آپ جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جارہے تھے کہ راستے میں ایک گھر میں گانے بجانے اور ساز و سنور کی آواز سنی۔آپ تیز رفتاری سے چلنے لگے۔پھر اپنے مرید خاص بابا داؤد خاکی سے فرمایا کہ ٹھہرو میں وضو کرلوں خاکی صاحب نے فرمایا آپ نے گرم پانی سے غسل کیا اور سر میں درد بھی ہے۔ٹھنڈے پانی سے کیسے وضو کریں گے۔آپ نے فرمایا ہم نے سنت کے خلاف گانے بجانے کی آوازیں سنیں۔اِس لئے نیا وضو کرکے کفارہ ادا کرتا ہوں،یہ آپ کا تقویٰ اور سنت کی پابندی تھی۔[15]

آپ حیوان اور کیڑے مکوڑوں کی فریاد سن سکتے تھے۔چلچلتہ العارفین اور راحت الطابین میں آپ کی کرامات کی تفصیل موجود ہے۔غازی چک نے آپ کو شہر سے نکالا تو اسکو کوڑھ پڑا۔منت سماجت کرائی کہ شہر آجائیں پر ایک نہ سنی اور کہا کہ آپ کے چلے جانے کے بعد ہی شہر آؤں گا اور ایسا ہی ہوا،اُس کی وفات کے بعد شہر آئے۔

آپ کے احوال کی تفصیل اور کمالات کا ذکر وردالمریدین شرح دستور السالکین میں مکمل طور پر موجود ہے جو علم العلما زبدالفقرا حضرت بابا داود خاکی علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف اور معتبر تالیف ہے۔اسی طرح آنجناب کے دوسرے خلیفوں اور مخلصوں کی کتابیں ان کی سیرت پاک سے بھری ہوی ہیں۔جن میں ان حضرات نے آنکھوں دیکھے حالات اور کشف و کرامات بھی لکھے ہیں۔[16]

Sheikh Hamza Makhdum was instrumental in setting up a large number of Masjids in the valley. He has also acquired control over his breath which he could hold pretty long. This particularly enabled him to enjoy cold baths during snows, which relieved his headaches due to long hours of devotional meditation[17]

آپ کا انتقال 24 ماہ صفر 989ھ کو ہوا۔ کوہ ماران کے دامن میں آپ کا مرقد مطہرہ ہے۔آپ کا عرس ماہ صفر کی 13 تاریخ سے شروع ہو تاہے۔

ماہ صفر کو بعارضہ درد سر صاحبِ فراش ہوئے اور 24 ماہ صفر المظفر 989ھ کو سات دن بیمار رہ کر 89 سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔[18]

کوہ ماران جسے ہری پربت بھی کہا جاتاہے، کے گرد و پیش کا تمام علاقہ جو کہ قلعہ ناگرانگر اکبر شاہی کے اندر واقع ہے ایک قدیم پر شکوہ تاریخی اہمیت کا آئینہ دار ہے۔ حضرت سلطان العارفین مخدوم شیخ حمزہ کا مرقد اسی پہاڑی کی آغوش میں جنوب کی طرف ہے۔[19]

آپ کے خلفیوں میں حضرت بابا داؤد خاکی، ملا داؤد طوسی، شیخ چاگلی، شیخ بہرم کورٹینگی، شنگرف گنائی، شیخ محمد شافی، میر حیدر تولہ مولہ، خواجہ بیرام، ملا عبدالغنی، خواجہ ابوالحق سمرقندی، بہادر شیخ وزیتی ریشی، نور محمد گنائی، خواجہ عثمان کول، خواجہ ابراہیم کول، مولانا میر افضل، میاں نعمت اللہ، ملک ربگی ڈار اور نوروز ما گرے، نور محمد گانی، شیخ حسن متولی اور بابا علی رینہ شامل ہیں۔

آپ زندگی کے آخری ایام میں لوگوں کو رافضیوں کے اصل حالات اور اُن کے مذہبی عقائد سے باخبر کر کے مسلک اہل سنت کی پیروی کرنے کی پرزور تبلیغ کرتے تھے حسین چک اور غازی چک جو شعیہ مذہب قبول کر چکے تھے، آپ کو خوب ستایا اور سرینگر سے جلاوطن کیا تو آپ نے کمراز، تلیل، گریس اور بیروہ میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

Shaikh Hamza Makhdum. A noted saint, also exercised a considerable check on the Shias. But later on when theChaks came to power for a brief period, the Nubakh_shis once again became active. Ghazi Shah even forced Shaikh Hamza Makhdum to leave Srinagar and establish his seat about 20 miles (32 kilometer) away in the village of Biro. But the Shaikh made the best of a bad bargain, and slowly and steadily converted a large number of people around him to Sunnism. And when opposition to the Chaks reached its climax the Shaikh sent to Akbar's court a mission under Baba Daud Khaki his disciple at Shaikh Yaqoob Sarfi a scholar and poet. These persons persuaded the emperor to invade Kashmir[20].

حضرت محبوب العالم حمزہ مخدومؒ کا مزار مبارک کوہ ماران کے دامن میں ہے۔آج بھی ان کا چشمہ فیض جاری ہے۔ جمعرات کے دن ہزاروں لوگ ان کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں۔اور جس نیک کام کے لیے دعا کرتے ہیں اللہ تعالی کی طرف سے وہ کام ہو جاتا ہے۔ حضرت مخدوم صاحب کے دربار سے نہ تو کوئی ان کی زندگی میں خالی گیا ہے۔اور نہ ان کی رخلت کے بعد خالی جاتا ہے۔[21]

المختصر کشمیر میں صوفی بزرگوں اور اولیاء نے لوگوں کی راہنمائی کا فریضہ بخوبی انجام دیا۔اور ان کو شریعت کے طریق پر چلا کر ان کو دنیا اور آخرت میں سرخرو کر دیا۔ شیخ حمزہ مخدومؒ نے کشمیر کے لوگوں کو دین کا راستہ دیکھایا اور نہ صرف لوگوں کو بتایا بلکہ خود عمل کر کے دیکھایا۔ یہی

وجہ ہے کہ کشمیر میں بیشمار لوگ آپ کے معتقد ہوئے اور اپنی زندگیوں کو صراط مستقیم پر گامزن کر کے دنیا اور آخرت میں فلاح پائی۔ شیخ حمزہ مخدومؒ نے جگہ جگہ مساجد بنوائیں تا کہ لوگوں میں دین اسلام کی اشاعت ہو سکے اور کشمیر کی دھرتی کو ے اسلام کے نور سے منور کیا جا سکے۔ آپ کی حیات طیبہ نہ صرف اس دور کے لیے مشعل راہ تھی بلکہ آج بھی اور رہتی دنیا تک رہے گی۔

حوالہ جات

۔یوسف بخاری سید، تذکرہ صوفیاء کشمیر، شعبہ کشمیریات اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۹۹ء، صفحہ نمبر 273-[1]

۔محمد یوسف ٹینگ نگران، اولیاء کشمیر حصہ اوّل، ۹۸۹۱ء، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ اینڈ اکلچر لینگوج، ص، 216-[2]

۔ایضاً ص 217- [3]

۔یوسف بخاری سید، تذکرہ صوفیاء کشمیر، شعبہ کشمیریات اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، ۹۹۹۱ء، صفحہ نمبر 273-[4]

[5]-G.M.D Sufi, Kasir, 1948, Punjab university.p.106-

۔محمد مشتاق جیلانی پورنوی، اسلام اور کشمیر، گلشن بکس، ص 127-[6]

۔محمد یوسف ٹینگ نگران، اولیاء کشمیر حصہ اوّل، ۹۸۹۱ء، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ اینڈ اکلچر لینگوج، ص، 216-[7]

۔سید محمود آزاد، تاریخ کشمیر سادات پبلیشر اپر چھتر مظفر آباد۔ ص 138-- [8]

۔پیرزادہ عبدالخالق ظاہری، تاریخ بزرگان کشمیر، 2013، تاجران کتب کشمیر سرینگر کشمیر، ص، 329-[9]

- یوسف بخاری سید، تذکرہ صوفیاء کشمیر، شعبہ کشمیریات اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، ۹۹۹۱ء، ص[10] 296

۔محمد مشتاق جیلانی پورنوری، اسلام اور کشمیراز، گلشن بکس، ص نمبر[11] 131,132

۔غلام محمد نور، تذکرہ اولیاء کشمیر اسرالاخیار (تاریخ حسن کا تیسرا حصہ)، 1989، محمد تاجران کتب مہاراج گنج سرینگر، ص۔ 206-207-[12]

۔ایضا، 132-[13]

۔عبدالخالق طاہری پیرزادہ، تاریخ بزرگان دین کشمیر، 2013، گلشن بکس سرینگر کشمیر، ص۔ 329-[14]

۔محمد مشتاق جیلانی پورنوی، اسلام اور کشمیراز، گلشن بکس، ص نمبر 137-[15]

-۔ایضا 137-[16]

G.M.D Sufi,Kasir,1948,punjab university.p.106-[17]

عبدالخالق طاہری پیرزادہ، تاریخ بزرگان دین کشمیر، 2013، گلشن بکس سرینگر کشمیر، ص ۱۳۳-[18]

-مرزا سیف الدین مترجم، قدیم تاریخ کشمیر خلاصۃ التواریخ، مشتاق بُک کارنر لاہور، 2012ء۔ ص نمبر[19] 340

Kapur M.L, Kingdom of Kashmir, 2005, Gulshan Books, p 507[20]

۔محمود آزاد سید، تاریخ کشمیر بسلسلہ اولیاء کشمیر سادات پبلیکیشنز اپر چھتر مظفر آباد، ص۔[21] 08

References

1. Yusuf Bukhari Syed, Tazkira Sufia Kashmir, Department of Kashmir Yat, Oriental College, Punjab University, 1999, page no. 273.

2. Muhammad Yusuf Teng Nagar, Saints of Kashmir Part I, 9891, Jammu and Kashmir Academy of Art and Culture Language, p. 216.
3. Ibid, p. 217.
4. Yusuf Bukhari Syed, Tazkira Sufia Kashmir, Department of Kashmir Yat, Oriental College, Punjab University, 9991, page no. 273.
5. G.M.D Sufi, Kasir, 1948, Punjab university.p.106
6. Muhammad Mushtaq Jilanipur Nawi, Islam and Kashmir, Gulshan Books, p. 127.
7. Muhammad Yusuf Teng Nagar, Saints of Kashmir Part I, 9891, Jammu and Kashmir Academy of Art and Culture Language, p. 216.
8. Syed Mahmood Azad, History of Kashmir, Sadat Publisher, Upper Chhatar, Muzaffarabad, p. 138.
9. Pirzada Abdul Khaliq Zahiri, History of Seniors of Kashmir, 2013, Tajaran Books Kashmir, Srinagar Kashmir, p. 329.
10. Yusuf Bukhari Syed, Tazkira Sufia Kashmir, Department of Kashmir Yat, Oriental College, Punjab University, 9991, p. 296
11. Muhammad Mushtaq Jilani Pournoori, Islam and Kashmir by Gulshan Books, pp. 131, 132
12. Ghulam Muhammad Noor, Tazikrah Uliya Kashmir Isrul Akhyar (Third Part of History of Hasan), 1989, Muhammad Tajran Kitab Maharajganj Srinagar, pp. 206-207.
13. Ibid, 132.
14. Abdul Khaliq Tahiri Pirzada, History of the Elders of Kashmir, 2013, Gulshan Books Srinagar Kashmir, p. 329.
15. Muhammad Mushtaq Jilani Purnavi, Islam and Kashmir by Gulshan Books, p. no. 137.
16. Ibid, 137.
17. G.M.D Sufi,Kasir,1948,punjab university.p.106
18. Abdul Khaliq Tahiri Pirzada, History of Elders of Kashmir, 2013, Gulshan Books Srinagar Kashmir, p. 133.
19. Mirza Seefuddin, Translator, Ancient History of Kashmir, Summary of Chronicles, Mushtaq Book Corner, Lahore, 2012. P. No. 340
20. Kapur M.L, Kingdom of Kashmir, 2005, Gulshan Books, p 507
21. Mahmood Azad Syed, History of Kashmir through the series of saints of Kashmir, Sadat Publications, Upper Chhatar, Muzaffarabad, p. 08